مرتد ہونے سے پہلے والی ادا اور قضا نمازوں کا حکم

مجیب: مولانا محمد ابوبکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-3476

تاریخ اجراء: 17 رجب المرجب 1446ھ / 18 جنوری 2025ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

میرا سوال یہ ہے کہ جو شخص مرتد ہو جائے تو اس شخص کی زمانہ ارتداد کی نمازوں کی قضاء نہیں لیکن وہ شخص دوبارہ اسلام قبول کرلے تو کیا سابقہ زمانہ اسلام کی ادا کی ہوئی نمازوں کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے؟ یا صرف زمانہ اسلام کی قضا نمازوں کی قضا کرے گا؟

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مرتد ہوتے ہی مرتد کے پچھلے تمام نیک اعمال بشمول نماز، روزہ، حج وغیرہ ضائع ہو جاتے ہیں، اس پر لازم ہوتا ہے کہ توبہ و تجدید ایمان کرے، اور دوبارہ اسلام لانے کے بعد عبادات کے معاملے میں اس کے بارے میں حکم یہ ہے کہ:

(1) زمانہ ارتداد میں رہ جانے والی نمازوں وغیرہ عبادات کی قضا نہیں ہے۔

(2) مرتد ہونے سے پہلے، زمانہ اسلام میں جو عبادات جیسے نمازیں، روزے وغیرہ ادا کیے تھے، ان کی بھی قضاء نہیں۔ البتہ! اگر اس نے مرتد ہونے سے پہلے، زمانہ اسلام میں فرض حج ادا کرلیا تھا تو دوبارہ مسلمان ہونے کی صورت میں اگر حج کی شرائط پائی جائیں تو اس پر نئے سرے سے حج کرنا فرض ہو گا۔ اسی طرح اگر کسی نماز کو پڑھ کر (معاذاللہ عزوجل) مرتد ہوا تھا، پھر اسی نماز کے وقت میں دوبارہ مسلمان ہو گیا تو اس نماز کی دوبارہ ادائیگی اس پر لازم ہو گی مثلاً کسی دن کی ظہر کی نماز پڑھ کر (معاذاللہ عزوجل) مرتد ہوا اور ابھی اس دن کی ظہر کا وقت باقی تھا کہ دوبارہ اسلام لے آیا تو اب ظہر کی نماز دوبارہ ادا کرنا اس پر لازم ہے۔

(3) مرتد ہونے سے پہلے، زمانہ اسلام میں جو عبادات کسی طرح ذمہ پر باقی تھیں (مثلاً کوئی نماز یا روزہ قضا کیا تھا) تو وہ تمام عبادات ابھی بھی ذمہ پر باقی ہیں، لہذا دوبارہ اسلام لانے کے بعد ان کی ادائیگی کرنا اس پر لازم ہے۔

درمختار وتنویر الابصار میں ہے "(ويقضي ماترك من عبادة في الإسلام) لأن ترك الصلاة والصيام معصية والمعصية تبقى بعد الردة (وما أدى منها فيه يبطل، ولا يقضي) من العبادات (إلا الحج) لأنه بالردة صار كالكافر الأصلي، فإذا أسلم وهو غني فعليه الحج فقط" ترجمہ: حالت اسلام میں ترک کی ہوئی عبادات کی قضا کرے گا کیونکہ نماز اور روزہ کا ترک معصیت ہے اور ارتداد کے بعد معصیت باقی رہتی ہے اور زمانہ اسلام میں جو عبادات اس نے ادا کی تھیں مرتد ہونے سے وہ باطل جائے گی، اور حج کے سوا کسی عبات کی قضا نہیں کرے گا کیونکہ ارتداد کی وجہ سے وہ کافر اصلی کی طرح ہو گیا، لہذا جب وہ مسلمان ہو گا اس حال میں کہ وہ غنی تھا تو اس پر فقط حج لازم ہو گا۔

اس کے تحت ردالمحتار میں ہے "لأن سببه البيت المكرم وهو باق، بخلاف غيره من العبادات التي أداها الخروج سببها: ولهذا قالوا: إذا صلى الظهر مثلا ثم ارتد ثم تاب في الوقت يعيد الظهر لبقاء السبب وهو الوقت" ترجمہ: کیونکہ حج کا سبب مکۃ المکرمہ ہے اور وہ باقی ہے بخلاف حج کے علاوہ دیگر عبادات کے کیونکہ ان کا سبب ختم ہو گیا ہے اس وجہ سے فقہاء نے کہا جب کسی نے ظہر کی نماز پڑھی پھر معاذ اللہ وہ مرتد ہو گیا پھر وہ توبہ کر کے ظہر کے وقت میں ہی مسلمان ہو گیا تو وہ سبب یعنی وقت کے باقی ہونے کی وجہ سے ظہر کا اعادہ کرے گا۔ (تنویر الابصار و درمختار مع ردالمحتار، ج4، ص252، 251، دارالفکر، بیروت)

وقار الفتاوی میں ہے "جب کوئی بھی وجہ کفر پائی جائے اور اس پر مرتد کا حکم ہو جائے تو پچھلی تمام عبادات باطل ہو جاتی ہیں جب وہ دوبارہ اسلام لائے تو عبادات کی قضا نہیں سوائے حج کے کہ اگر وہ غنی ہے تو اس پر دوبارہ حج کرنا فرض ہے۔ مرتد ہونے سے پہلے کی جو عبادات باقی تھی ان کی قضا اس وقت بھی لازم ہے اور دوبارہ اسلام لانے کے بعد بھی ان کی قضا لازم رہے گی۔" (وقار الفتاوی، جلد02، صفحہ541، بزم وقارالدین، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net